تمہیدی بیان

گزشتہ جماعت میں میں نے آپ کے سامنے اس رسالہ کا مجموعی پس منظر رکھا، جس میں میں نے مسیحی نکاح کی الٰہی تعلیم کو بیان کیا؛ یعنی یہ کہ کلامِ مقدس — خصوصاً نئے عہد نامہ میں — نکاح کی تھیالوجی مسیح اور کلیسیا کے باہمی تعلق میں منکشف ہوتی ہے۔ جس طرح کلیسیا مسیح کے تابع ہے، اور مسیح نے کلیسیا سے محبت کی اور اپنے آپ کو اُس کے لئے دے دیا، اُسی طرح پولُس رسول نے نکاح کے عہد کو بیان کیا ہے۔

افسیوں 5:21تا33 نیا عہد نامہ میں میاں بیوی کے باہمی تعلق، اور اِس عہد میں اُن کے چلنے کے طریق کو سب سے زیادہ تفصیل سے روشن کرتا ہے۔ لہٰذا ہم اس عبارت کو آیت بہ آیت لیں گے، تاکہ ہم اپنی شادیوں اور خانگی زندگیوں کے لئے عملی اسباق حاصل کر سکیں۔

پس میرے ساتھ کھولئے — چاہے آپ روبرو موجود ہیں یا آن لائن — پولُس رسول کا افسیوں کے نام رسالہ، باب 5، آیت 21تا33۔

(طرز KJV) مقدس نوشتے کا بیان — افسیوں 5:21–33

آپس میں ایک دوسرے کے تابع رہو، مسیح کے خوف میں۔"
بیویو! اپنے اپنے شوہروں کے تابع رہو، جیسے خُداوند کے۔
کیونکہ شوہر بیوی کا سر ہے، جیسے مسیح کلیسیا کا سر ہے؛ اور وہ بدن کا نجات دہندہ ہے۔
پس جیسے کلیسیا مسیح کے تابع ہے، ویسے ہی بیویاں بھی ہر بات میں اپنے شوہروں کے تابع رہیں۔
شوہرو! اپنی بیویوں سے محبت رکھو، جیسے مسیح نے بھی کلیسیا سے محبت رکھی، اور اپنے آپ کو اُس کے لئے دے دیا؛
تاکہ وہ اُسے کلام کے وسیلہ پانی کے غسل سے پاک وصاف کر کے مقدس بنائے؛
اور تاکہ وہ اپنی حضوری میں ایک جلال والی کلیسیا حاضر کرے، جس میں داغ یا شکن یا کوئی ایسی چیز نہ ہو؛ بلکہ وہ پاک اور بے عیب ہو۔
اسی طرح شوہر اپنی بیویوں سے اپنے بدنوں کی مانند محبت رکھیں۔ جو اپنی بیوی سے محبت رکھتا ہے وہ اپنے آپ سے محبت رکھتا ہے۔
کیونکہ کسی نے کبھی اپنے بدن سے عداوت نہیں کی، بلکہ اس کی پرورش اور پروردگار کی طرح اُس کی حفاظت کرتا ہے؛
کیونکہ ہم اُس کے بدن کے اعضا ہیں، اُس کے گوشت اور اُس کی ہڈیوں کے۔
اسی لئے آدمی اپنے باپ اور اپنی ماں کو چھوڑے گا اور اپنی بیوی سے ملا رہے گا، اور وہ دونوں ایک تن ہوں گے۔

یہ بھید عظیم ہے؛ مگر میں مسیح اور کلیسیا کے بارے میں کہتا ہوں۔
''تاہم تم میں سے ہر ایک اپنی بیوی سے اپنے آپ کی مانند محبت رکھے، اور بیوی اپنے شوہر کا احترام کرے۔ آمین۔

تفسیرِ عبارت

مسیح کے خوف میں باہمی تابعداری (آیت 21)

آیت 21 کلیسیا کے تمام ایمانداروں کے باہمی تعلق کو ظاہر کرتی ہے:
''آپس میں ایک دوسرے کے تابع رہو، مسیح کے خوف میں۔''

یہ باہمی تابعداری کسی کمتر ہونے کا اظہار نہیں، بلکہ خُداوند کے خوف میں ایک دوسرے کی عزّت کرنے کا رویّہ ہے۔ جب ہم ایک دوسرے کے آگے فروتنی اختیار کرتے ہیں تو نہ ہماری عزت کم ہوتی ہے اور نہ مرتبہ گرتا ہے؛ بلکہ خُدا کے خوف میں عزت دینے کا عمل ظاہر ہوتا ہے۔

پولُس رسول نے اس بنیادی اصول کو بیان کرنے کے بعد اسے ازدواجی رشتے پر لاگو کیا ہے۔

بیوی کی تابعداری اور شوہر کی سروری (آیات 22–24)

آیت 22 میں بیویوں کو حکم دیا گیا:
''اپنے شوہروں کے تابع رہو جیسے خُداوند کے۔''

اصل یونانی متن میں آیت 22 میں لفظ ''تابع رہو'' دوبارہ نہیں آیا، کیونکہ وہ آیت 21 سے چلا آ رہا ہے۔ اس طرح خیال بلاوقفہ جاری ہے۔

یہاں ہم دیکھتے ہیں:

- بیوی کی تابعداری اس لئے نہیں کہ وہ کمتر ہے۔
- اس لئے نہیں کہ شوہر زیادہ معزز یا خدا کے حضور زیادہ بڑے درجہ میں ہے۔
- بلکہ وہ خُداوند کے حضور تابعداری کرتی ہے، مسیح کی خاطر الٰہی ترتیب کو مانتی ہے۔

افسیوں کے رسالہ کا ادبی و تاریخی پس منظر

یہ ہے کہ خدا باپ اور خداوند یسوع مسیح تمام مخلوقات پر بادشاہی کرتے ہیں۔ context اس رسالہ کا ادبی
مسیح کائنات کا سر اور بادشاہ مقرر ہے۔
لہٰذا خدا کی بادشاہی کے شہریوں کی اقدار رومی یا بت پرست معاشرے سے بہت مختلف ہیں۔

اسی لئے پولُس رسول نے:

- شوہروں کے اپنی بیویوں کے ساتھ برتاؤ
- والدین کا بچوں کے ساتھ معاملہ
- مالکوں کا غلاموں کے ساتھ سلوک

ان سب کو رومی معاشرت سے جدا کر کے ایک مقدس ضابطۂ زندگی میں رکھا۔—

افسس ایک بڑا شہر تھا جہاں آرتمیس دیوی کا مندر تھا۔
رومی تہذیب میں شادی کا تصور گندہ اور بے وفائی پر مبنی تھا۔
روم میں کہا جاتا تھا:
"بیوی بچے پیدا کرنے اور وراثت کے لئے ہوتی ہے؛ مگر معشوقہ لذت کے لئے۔"

ایسے معاشرے میں پولُس رسول کی تعلیم—کہ ایک مرد ایک عورت سے وفادار رہے، اور شوہر بیوی سے قربانی دینے والی محبت رکھے—انتہائی انقلابی تھی۔

مسیح شوہروں اور بیویوں کا نمونہ

پولُس کی پوری تعلیم کی بنیاد یہ ہے:

مسیح ہی ہمارا نمونہ ہے۔
مسیح کی محبت، اُس کی قربانی، اُس کی پاکیزگی، اُس کی رہبری—یہ سب نکاح کی بنیاد بنتے ہیں۔

بیوی کی تابعداری کی ذمہ داری

بیوی پر یہ ذمہ داری خُدا نے رکھی ہے، نہ کہ انسانی رواج نے۔
نہ اس لئے کہ وہ کمتر ہے، بلکہ اس لئے کہ الٰہی ترتیب یہ ہے:

خدا← مسیح ←شوہر ←بیوی

رومی تہذیب سے یہ تعلیم سراسر مختلف تھی، کیونکہ رومی عورت کو کمتر اور ناقص سمجھتے تھے۔
لیکن کلامِ مقدس اعلان کرتا ہے:

- عورت بھی خدا کی صورت پر بنی
- عورت کے لئے بھی اتنی ہی کفارہ دی گئی
- عورت بھی روح القدس کی شریک ہے
- عورت بھی مرد کی مانند مقام و شرف رکھتی ہے

پس بیوی کی تابعداری کمتر ہونے کی دلیل نہیں، بلکہ خُداوند کی مقرر کردہ ذمہ داری ہے۔

شوہر بطور سر (Head)

آیت کہتی ہے:
''کیونکہ شوہر بیوی کا سر ہے جیسے مسیح کلیسیا کا سر ہے؛ اور وہ بدن کا نجات دہندہ ہے۔''

آیا ہے—یعنی ''سر''۔ **κεφαλή (kephalē)** یونانی میں لفظ

1 کرنتھیوں 3:11 بھی یہی ترتیب پیش کرتا ہے:
''ہر مرد کا سر مسیح ہے؛ اور عورت کا سر مرد؛ اور مسیح کا سر خدا ہے۔''

پس ایک الٰہی ترتیب قائم کی گئی:

خدا← مسیح ←مرد ← عورت ←(افسیوں میں) کلیسیا

جس طرح مسیح کلیسیا کا محافظ، نجات دہندہ اور محافظ ہے،
اسی طرح شوہر بھی اپنی بیوی کا محافظ، محنت کرنے والا، اور نگہبان ہے۔

ہمارے گھروں کی عام خرابیاں

اول—شوہروں کا خود کو "سر" کہنا مگر ذمہ داری نہ اٹھانا

بہت سے گھروں میں پہلی خرابی یہ پائی جاتی ہے:

- مرد شادی کر لیتا ہے
- بچے بھی ہو جاتے ہیں
- مگر وہ کام نہیں کرتا
- پھر بھی وہ "سر" بننا چاہتا ہے

یہ ظلم ہے۔
سروری ذمہ داری کے بغیر ممکن نہیں۔

دوم—بیوی پر ہاتھ اٹھانا

مسیح ''بدن کا نجات دہندہ'' ہے— مگر بہت سے شوہر ''بدن کے مارنے والے'' ہیں۔

ایسے مرد جو بیویوں کو مارتے ہیں وہ مسیح کے نمونے کی توہین کرتے ہیں۔

شوہری اختیار کی حدود

اگر شوہر بیوی کو گناہ پر مجبور کرے، وہ فرمانبرداری نہ کرے۔
شوہر خدا نہیں؛ مسیح خدا بھی ہے اور انسان بھی۔

پس:

- اگر شوہر بیوی کو جھوٹ کہنے کو کہے
- یا چوری کرنے کو
- یا بے حیائی پر مجبور کرے

توبیوی انکار کرنے کی مجاز ہے۔

ہر بات میں ’’کے معنی‘‘

ہر بات میں ’’سے مراد ہے: ‘‘

ہر اچھی، پاک، راست، اور مناسب بات میں۔

گناہ، بے حیائی یا ناروا معاملہ اس حکم کے تحت شامل نہیں۔

شوہر کی سب سے بڑی ذمہ داری: محبت

آیت 25:
’’شوہرو! اپنی بیویوں سے محبت رکھو جیسے مسیح نے کلیسیا سے محبت رکھی اور اپنے آپ کو اُس کے لئے دے دیا۔‘‘

پس شوہر کی محبت:

- قربانی دینے والی
- فروتن
- خودغرضی سے پاک
- بیوی کی بہتری چاہنے والی
- عزّت بڑھانے والی

ہونی چاہئے۔—

نکاح کی عظمت اور باہمی تعمیر

شوہر کی محبت بیوی کو مضبوط کرتی ہے

جب شوہر بیوی سے مسیح جیسی محبت رکھتا ہے،
توبیوی کے دل میں عزت، وقار اور قدر قائم ہوتی ہے۔

باہمی تابعداری اور تائید

اگر بیوی تعاون کرتی رہے
اور شوہر محبت کرتا رہے
تو دونوں کی باہمی تابعداری
نکاح کو مضبوط، خوشحال، اور کامیاب بناتی ہے۔

"تاکہ وہ اُسے کلام کے وسیلہ سے پانی کے دھونے سے پاک اور صاف کرے۔"

یہاں پاک نوشتِ مقدس اُس مسیح کے بارے میں بیان کرتا ہے جو اپنی کلیسیا کو پاک کرتا ہے۔ وہ اپنی کلیسیا کو پاکیزگی، راستبازی، اور اخلاص میں ترقی دیتا ہے۔

اسی اصول کو خاوند اور بیوی پر بھی منطبق کیا جا سکتا ہے: خاوند کو چاہئے کہ وہ اپنی بیوی کی جسمانی، روحانی، اور اخلاقی ترقی کا باعث ہو۔
بے شک نجات اور تقدیس فقط مسیح ہی کی طرف سے ہے، اور خاوند اِن دونوں کو نہیں دے سکتا؛ مگر خاوند کی رفاقت بیوی کی روحانی و اخلاقی بھلائی اور ترقی کا وسیلہ ضرور بن سکتی ہے۔

تائید کے وسیلہ سے ترقی کی گواہی

کچھ عرصہ پہلے میری ملاقات ایک جوڑے سے ہوئی، اور بیوی نے ایک عجیب سچی گواہی بیان کی۔ وہ گیارہ بہن بھائیوں کے ایک غریب گھرانے میں پلی بڑھی، جہاں اُس کے والدین تعلیم کے سخت مخالف تھے۔ میٹرک کے بعد اُسے مزید پڑھائی سے روک دیا گیا۔ شادی کے بعد اُس نے اپنے خاوند سے کہا:
"میری دلی آرزو ہے کہ میں مزید تعلیم حاصل کروں؛ کیا آپ میرا ساتھ دیں گے؟"

اُن کے دو بچے ہیں، اور آج وہ خاتون ایف سی کالج میں ایم فل اُردو کر رہی ہے۔ خاوند نے اُس کی پوری حمایت کی۔ اُس نے ایف اے، بی اے، ایم اے، اور اب ایم فل تک تعلیم مکمل کر لی۔ اُس کا خاوند ہر قدم پر اُس کے ساتھ کھڑا رہا۔

یاد رکھو! محبت فقط یہ نہیں کہ کہا جائے "میں تُجھ سے محبت کرتا ہوں"؛ نہ یہ فقط شدید جذبات کا اظہار ہے، نہ ہی صرف جسمانی تعلق، اگرچہ یہ اپنی جگہ پر ضروری ہیں۔ محبت اپنی اعلیٰ ترین شکل میں عملی مدد، وفادار رفاقت، اور مسلسل ساتھ دینے کا نام ہے۔

میں نے اُس بہن سے کہا: ''تمہیں ایک ایسا خاوند ملا ہے جو ایک سورما کی مانند ہے؛ کاش ہر بیٹی کو ایسا خاوند ملے۔'' اُس نے اپنے خاوند کی عزت کی، اور اُس نے اپنی بیوی سے محبت کی۔

خاوند اور بیوی ایک دوسرے کی بھلائی چاہیں

یہی اصول یہاں پنہاں ہے:
''خاوند اپنے آپ سے پوچھے،'' کیا میں اپنی بیوی کی جسمانی، روحانی، جذباتی، اخلاقی، اور ذہنی بھلائی کا باعث ہوں؟
''اور بیوی اپنے دل میں سوچے،'' کیا میں شادی کے بعد اپنے خاوند کی جسمانی، روحانی، اخلاقی، اور ذہنی ترقی کا ذریعہ بنی ہوں؟

لیکن اکثر کیا ہوتا ہے؟ گھر کی لڑائی جھگڑے بیماری کا سبب بن جاتے ہیں۔ کئی بیویاں کہتی ہیں،'' ٹینشن کی وجہ سے مجھے شوگر ہو ''گئی۔'' کئی خاوند کہتے ہیں،'' تنازعات کی وجہ سے میرا بلڈ پریشر بڑھ گیا۔

ترقی دینے کے بجائے وہ ایک دوسرے کے لئے اذیت کا سبب بن جاتے ہیں۔

بائبل کے مطابق شادی یہ ہے کہ زندگی کے سفر میں دونوں ایک دوسرے کی بھلائی اور ترقی کا ذریعہ بنیں۔

بیوی کو دکھ دینے والا خاوند اپنے آپ کو دکھ دیتا ہے

یاد رکھو: خاوند جو اپنی بیوی کے لئے ترقی کا باعث نہیں بنتا بلکہ تکلیف کا سبب بنتا ہے، وہ اپنے آپ اور اپنی اولاد پر بھی ضرر ڈالتا ہے۔

بے داغ اور بے شکن جلالی کلیسیا

''تاکہ وہ اُسے اپنے حضور ایک شان دار کلیسیا کر کے پیش کرے، جس میں نہ داغ ہو نہ شکن، بلکہ وہ مقدس اور بے عیب ہو۔''

یہی اصول ازدواجی زندگی پر بھی صادق آتا ہے: خاوند اور بیوی ایک دوسرے کی پاکیزگی، بڑھوتری، اور اخلاقی حسن کا باعث بنیں۔

خاوند اپنی بیوی سے اپنے بدن کی مانند محبت کریں

پس پولس 28 آیت میں کہتا ہے:

"یوں مردوں کو چاہئے کہ اپنی بیویوں سے اپنے بدنوں کی مانند محبت رکھیں؛ جو اپنی بیوی سے محبت رکھتا ہے وہ اپنے آپ سے محبت رکھتا ہے۔"

یہ بہت عظیم اور مشکل حکم ہے — کہ آدمی اپنی بیوی سے اپنے آپ کی مانند محبت رکھے۔

رومی دُنیا میں خاوند بیوی کو اکثر نوکر یا لونڈی کی مانند سمجھتے تھے، مگر انجیل نے دنیا کو بدل دیا۔ خاوند کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنی بیوی کو نوکر نہ سمجھے بلکہ اپنے جسم کے مانند جانے۔

اگر خاوند گھر کا سر ہے، تو اُس پر بہت بڑی ذمہ داری رکھی گئی ہے۔ بہت سے لوگ شادی کو ایک رسم سمجھتے ہیں، مگر خدا نے اسے نہایت مقدس اور عالی مقام دیا ہے۔

بیوی خاوند کا بدل یعنی اُس کی ہستی کا حصہ ہے

جس طرح کلیسیا مسیح کا بدن ہے، ویسے ہی بیوی خاوند کی ہستی کا بدل ہے۔

پس جب خاوند اپنی بیوی کے ساتھ بھلائی کرتا ہے تو اپنے ساتھ بھلائی کرتا ہے؛ جب اسے دکھ دیتا ہے تو اپنے آپ کو دکھ دیتا ہے۔
بیوی کے لئے بھی یہی اصول ہے: جب وہ اپنے خاوند کی عزت اور فرمانبرداری کرتی ہے تو دراصل اپنے آپ اور اپنی اولاد کے لئے بھلائی کرتی ہے۔

جہاں گھر میں محبت اور عزت ہو، وہاں بچے بھی محبت اور سکون کے ساتھ پروان چڑھتے ہیں؛ جہاں جھگڑا ہو، اُن کی شخصیت زخمی ہو جاتی ہے۔

مسیح نے کلیسیا کی پرورش کی؛ خاوند اور بیوی بھی ایک دوسرے کی پرورش کریں

"کیونکہ کبھی کسی نے اپنے جسم سے عداوت نہیں رکھی، بلکہ اُس کی پرورش اور نگہداشت کرتا ہے، جیسے خداوند کلیسیا کی کرتا ہے۔"

اسی طرح خاوند کو چاہئے کہ بیوی کی پرورش کرے، اور بیوی خاوند کی بھلائی کا سبب بنے۔
اگر خاوند اور بیوی میں اتحاد نہ ہو تو شادی پھل نہیں لا سکتی۔

بعض گھرانے دنیاوی ترقی تو حاصل کر لیتے ہیں—تعلیم، نوکری، دولت—لیکن باہمی محبت اور امن کے بغیر حقیقی خوشحالی نہیں ملتی۔

بدترین حالت یہ ہے کہ ایک فریق دوسرے کو استعمال کرے—مال کے لئے، فائدے کے لئے، یا جسمانی خواہش کے لئے۔ یہ مسیحی شادی نہیں۔ سچی شادی میں دونوں ایک دوسرے کی بھلائی چاہتے ہیں۔

اگر خاوند—جو گھر کا پیشوا ہے—نہ تھمتے ہوئے اپنی بیوی سے محبت کرے، اور بیوی برابر اپنے خاوند کی عزت کرے، تو دونوں ایک دوسرے کی خدمت کرتے ہوئے مضبوط ہو جاتے ہیں۔

لیکن اگر ایک ہی محنت کرے اور دوسرا انکار کرے، تو آخر کار وہ محنت کرنے والا تھک جاتا ہے، اور نوبت جدائی تک پہنچ جاتی ہے۔

شادی کا بھید

پھر 31 آیت میں لکھا ہے:

"اسی لئے آدمی اپنے باپ اور اپنی ماں کو چھوڑ کر اپنی بیوی کے ساتھ ملا رہے گا، اور وہ دونوں ایک تن ہوں گے۔"

پولس یہاں پیدائش سے حوالہ دیتا ہے—وہی آیت جسے خداوند یسوع نے متی 19 اور مرقس 10 میں بیان کیا۔

پھر پولس کہتا ہے:

"یہ بھید بڑا ہے؛ مگر میں مسیح اور کلیسیا کے بارے میں کہتا ہوں۔"

خاوند مسیح کی نمائندگی ہے؛ بیوی کلیسیا کی۔

دنیا اسے سمجھ نہیں سکتی، مگر خدا نے اس راز کو ظاہر کیا ہے۔

شادی بطور عہد

میں بیان کرتا ہے کہ یہاں عہد کی زبان استعمال ہوئی ہے۔ *This Momentary Marriage* جان پائپر اپنی کتاب باپ اور ماں کو چھوڑ کر بیوی کے ساتھ متحد ہونا" عہد باندھنے" کا عمل ہے۔

پس مسیحی شادی سراسر **عہد کو نبھانا** ہے۔

جب ہم عہد کی بات کرتے ہیں تو اکثر صرف جنسی وفاداری کو یاد کرتے ہیں؛ یعنی نہ خاوند کسی دوسری عورت کی طرف مائل ہو، نہ بیوی کسی دوسرے مرد کی طرف۔

لیکن عہد کی حدود اس سے زیادہ وسیع ہیں۔

شادی کے عہد کی حدود

خاوند کا بیوی کے ساتھ وفادار رہنا اور اُسے کسی دوسرے کے ساتھ خیانت نہ کرنا—یہ لازم ہے۔ لیکن محبت اور عزت میں روزانہ وفاداری بھی اسی عہد کا حصہ ہے، اور یہ عمل کہیں زیادہ مشکل ہے۔

میں نے شوہروں اور بیویوں کو دیکھا ہے جنہوں نے کبھی ایک دوسرے سے خیانت نہیں کی۔ اس لحاظ سے انہوں نے عہد کی بیرونی حدوں کو قائم رکھا۔ مگر روزمرہ کی زندگی میں محبت اور عزت کا عہد قائم نہ رکھا گیا۔

جیسے سادھو سندر سنگھ نے کہا:
''مسیح کے لئے ایک بار مر جانا آسان ہے، مگر اُس کے پیچھے چلتے ہوئے روزمرہ دنیا کے لئے مرنا زیادہ مشکل ہے۔''

اسی طرح شادی میں بھی بیرونی وفاداری آسان ہے؛ روزانہ کی محبت اور عزت مشکل ہے۔

عہد کاکاٹنا

عہد قدیم میں کہاوت تھی ''عہد کو کاٹنا'' نہ کہ ''عہد باندھنا''۔
دو فریق جب عہد میں داخل ہوتے، تو ایک جانور کو ذبح کرتے، اور اُس کے ٹکڑوں کو آمنے سامنے رکھ دیتے۔ پھر دونوں ہاتھ پکڑ کر اُس کے بیچ سے گزرتے اور کہتے:
''اگر ہم میں سے کوئی اس عہد کو توڑے، تو اُس کے ساتھ بھی ویسا ہی ہو جیسا اس جانور کے ساتھ ہوا ہے۔''

یوں عہد زندگی بھر کا ہوتا، بڑی سنجیدگی سے باندھا جاتا۔

شادی بھی اسی طرح ایک عہد ہے—عہد کا کاٹنا۔
یہ فقط بے وفائی سے بچنے کا نام نہیں، بلکہ روزانہ محبت اور عزت کو قائم رکھنے کا نام ہے۔

خاوندوں کے لئے حکم

آخر میں پولس کہتا ہے کہ ہر ایک اپنی بیوی سے ایسے محبت رکھے جیسے اپنے آپ سے۔
یہ حکم مردوں کے لئے زیادہ سخت ہے۔
خاوند اگر یہ دعویٰ کرے کہ ''میں گھر کا سردار ہوں'' تو خدا کا کلام بار بار پوچھتا ہے:
''کیا تم ذمہ داری بھی ادا کر رہے ہو؟''

مسیحی شادی میں خاوند کا سردار ہونا آقا بننا نہیں، نہ زور چلانا؛ بلکہ قربانی کے ساتھ خدمت کرنا ہے۔
مسیح نے کیا کیا؟
اور صلیب پر جان دی۔ **''میں تم میں خادم کی طرح ہوں''**

اسی لئے 25 آیت میں لکھا ہے:
''خاندو، اپنی بیویوں سے محبت رکھو۔''
پھر 28 آیت میں:
''اپنے بدن کی مانند۔''
پھر:
''جو اپنی بیوی سے محبت کرتا ہے وہ اپنے آپ سے محبت کرتا ہے۔''
اور پھر 33 آیت میں:
''ہر ایک اپنی بیوی سے ایسے محبت رکھے جیسے اپنے آپ سے۔''

یہ تعلیم پہلی صدی کی افسس میں انقلابی تھی؛ آج کی پاکستانی سوسائٹی میں بھی انقلابی ہے۔

کیونکہ ہمارے ہاں خاوند کو محبت کرنا نہیں سکھایا جاتا؛ بیوی کو خدمتگزار سمجھا جاتا ہے۔
مگر مسیحی شادی بلند اور مشکل بُلاہٹ ہے۔

بیویوں کے لئے حکم

بیوی کو حکم ہے کہ اپنے خاوند کی عزت کرے۔
یہ عزت احترام، توقیر، اور قدردانی ہے۔

پہلا پطرس 3:6 میں سارہ کو مثال دیا گیا ہے، جس نے ابرہام کی عزت کی۔
اسی طرح بیوی کو اپنے خاوند کی عزت کرنی چاہئے۔

محبت اور عزت کی باہمی تلاش

آخر میں چند نکات۔
ایک شخص نے خوب کہا:
"پاکستان میں مرد اپنے سردار ہونے پر بہت زور دیتے ہیں؛ مگر اگر خاوند سر ہے تو بیوی گردن ہے؛ اور سر گردن کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا۔"

پس خاوند اپنے سردار ہونے پر اصرار نہ کرے، نہ بیوی اپنے حقوق پر لڑے؛ بلکہ دونوں یہ دیکھنے کی کوشش کریں کہ کون زیادہ محبت اور زیادہ عزت دکھا سکتا ہے۔

شادی کے چار موسم

کہتے ہیں شادی چار "C's" سے گزرتی ہے:

1. Charm – کشش کا دور

شروع کے دن—سب کچھ خوبصورت لگتا ہے۔

2۔ ٹکراؤ کا دور

شخصیتیں ظاہر ہوتی ہیں؛ بہت سے جوڑے یہ دور پار نہیں کر پاتے۔

3۔ سمجھوتا

دنیا کے اکثر گھرانے یہاں رہتے ہیں— گزارہ، جھگڑا، صلح، برداشت— مگر یہ خدا کی مرضی نہیں۔

4۔ ہم آہنگی

دونوں ایک دوسرے کو سمجھنے لگتے ہیں، شخصیتیں یکجا ہونے لگتی ہیں۔
یہ ایک دن میں نہیں ہوتا—ساری زندگی کی مشق ہے۔

''ایک شادی سیمینار میں ایک جوڑے سے پوچھا: ''آپ کس مرحلے میں ہیں؟
''!بیوی ہنستے ہوئے بولی: ''ہم تو روز چاروں مرحلوں سے گزرتے ہیں

وہ تیسرا شخص جو ضرور شامل ہونا چاہئے

میں نے کہا تھا کہ شادی میں کوئی تیسرا داخل نہ ہو۔
لیکن پاک نوشت کے مطابق ایک تیسرا ضرور ہونا چاہئے—اور وہ ہے **خدا**۔

خاوند ایک ڈور، بیوی دوسری، اور خدا تیسری؛ اور **تین تہا ڈوری جلد نہیں ٹوٹتی**۔

خاتمیہ

ایسی شادی جس کے مرکز میں خدا ہو—اُس کے کلام، اُس کی اقدار، اُس کی تعلیمات—وہ مضبوط اور قائم رہتی ہے۔
صرف دعا اور بائبل خوانی ہی نہیں، بلکہ خدا کے معیار کو شادی میں بُنا جانا ہی اصل خیر و برکت ہے۔